SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, August 29, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, fifty five minutes after five of the clock in the evening, with Madam Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمان الرحيم

افمن اتبع رضوان الله كمن باء بسخط من الله وما و ٰه جهنم و بئس المصيرO هم درجات عندالله والله بصير بما يعملون O لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم ايته و يزكيهم و يعلهم الكتب والحكمة وان كانوا من قبل لفى ضلل مبينO

ترجمہ :- تو کیا جو اللہ کی مرضی پر چلا- وہ اس جیسا ہوگا جس نے اللہ کا غضب اورڑھا- اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا بری جگہ پلٹنے کی وہ اللہ کے یہاں درجہ درجہ ہیں- اور اللہ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, August 29, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, fifty five minutes after five of the clock in the evening, with Madam Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمان الرحيم

افمن اتبع رضوان الله كمن باء بسخط من الله وما و ٰه جهنم و بئس المصيرO هم درجات عندالله والله بصير بما يعملون O لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم ايته و يزكيهم و يعلهم الكتب والحكمة وان كانوا من قبل لفى ضلل مبينO

ترجمہ :- تو کیا جو اللہ کی مرضی پر چلا- وہ اس جیسا ہوگا جس نے اللہ کا غضب اورڑھا- اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا بری جگہ پلٹنے کی وہ اللہ کے یہاں درجہ درجہ ہیں- اور اللہ

اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا بری جگہ پلٹنے کی وہ اللہ کے یہاں درجہ درجہ ہیں۔ اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے ۔ بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا۔ مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے ۔ اور انہیں پاک کرتا ہے ۔ اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے ۔ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ۔

سورہ آلعمران

Leave of Absence

میڈم قائم مقام چیئرمین: رخصت کی درخواستیں۔ جناب مخدوم اسرار حسین شاہ نے مورخہ 2 تا 4 ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم قائمقام چیئرمین: سید علی حیدر نے گھریلو مصروفیات کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

Point of personal Explanation by a Senator

میڈم قائمقام چیئرمین: سید فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا: شکریہ۔ ڈاکٹر صاحبہ آپ کی اجازت سے میں point of

کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری پریس گیلری میں الیکٹرانک میڈیا والے بھی بیٹھے ہیں کل کے اور آج کے اخبار میں انہوں نے بنکوں سے قرضے لینے والوں یا defaulters کے ناموں کی لسٹ شائع کی ہے - اور بہت سے اخباروں میں سید محمد فضل آغا کے نام سے بھی کوئی مل ملا کر 16 کروڑ کے loan کا اور default کا ذکر کیا ہے جس کی وجہ سے میرے گھر والوں کو بھی دوستوں کو بھی تشویش اور دشمنوں کو خوشی ہوئی- میں سمجھتا ہوں کہ ان دو دنوں میں میری ساکھ کو کافی نقصان پہنچا ہے اور یہ کافی غلط بات ہے ان باتوں کا صحیح scrutinize کر کے اخباروں میں دینا چاہیئے تھا میرا نام اول تو سید محمد فضل آغا ہے سید فضل آغا نہیں ہے اور یہ سید فضل آغا جن کا بھی نام ہے کم از کم میری گزارش گورنمنٹ سے اور پریس اور الیکٹرانک میڈیا سے بھی ہے کہ صحیح verification کر کے اس کی تردید بھی کریں میں وزیر موصوف سے بھی گزارش کروں گا کہ آج رات کے خبرنامہ میں اس کی باقاعدہ تردید ہونی چاہیئے - کیونکہ ہاؤس کے ایک ممبر کی حیثیت سے صرف میرا ہی نہیں پورے ہاؤس کا یہ استحقاق مجروح ہوتا ہے کم از کم میں ان لوگوں میں سے نہیں ہو سکتا ہوں کہ ملکی خزانے کو اس طرح بے دردی سے لوٹ کر آرام سے بیٹھ جاؤں- بہت شکریہ جی!

میڈم قائمقائم چیئرمین: فضل آغا صاحب اس طرح کا ایک باقاعدہ تحریک استحقاق بھی ممبرز نے move کیا ہے میرے خیال میں ابھی اس پہ آتی ہوں جب وہ تحریک استحقاق move کریں گے اس وقت اگر اس بارے اور ممبرز بھی بولنا چاہیں گے تو میں ہر ایک کو موقع دوں گی- جناب گلزار احمد خان صاحب-

جناب گلزار احمد خان: شکریہ جناب چیئرمین صاحب میں اس طرح کا اپنے متعلق بھی personal explanation پر عرض کروں گا کہ میرے متعلق خاص طور پر یہ کیا گیا ہے اور مجھے personal defaulter کہا گیا ہے حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ میرے NICFC کے ساتھ ایک مشترکہ venture تھی اس میں میری اور ان کی مشترکہ investment تھی اور جو properties ہیں وہ تقریباً ایک ارب کے قریب ہیں جو freeze

کر دی گئی ہیں اور اس کا جو مشترکہ اکاؤنٹ تھا اس کو ban کر کے میرے ذمہ ڈال دیا۔ حالانکہ میں نے اس کے لئے ہائی کورٹ میں move بھی کیا ہوا ہے اور writ petition چل رہی ہے subjudice case ہے مہربانی کر کے اب یہ پریس والے بیٹھے ہیں ان کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ جو subjudice case ہے contempt of court move کر رہے ہیں یہ۔

میڈم قائمقام چیئرمین: جناب یوسف شاہین صاحب۔

جناب یوسف شاہین : میں اس واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کل ملتان میں جو 16 قیدیوں کو پولیس والوں نے قتل کر دیا ہے۔ پہلے تو لوگ گھروں میں محفوظ نہیں تھے، باہر محفوظ نہیں تھے مگر ابھی جو قید میں لوگ پڑے ہیں وہ بھی محفوظ نہیں ہیں ان کو اس بے دردی سے مارا ہے۔ ساٹھ آدمی اور بھی بالکل نازک حالت میں ہیں ہم اس کو condemn کرنا چاہتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ جواب دار جو ہیں ان کو گرفتار کرو۔ جو ہمارے وزیر داخلہ ہیں وہ یہ جواب داری لیں اور وہ خود resign کریں اس پر یہ بہت dangerous واقعہ ہے جو ہمارے ملک میں ہوا ہے۔

میڈم قائمقام چیئرمین: یوسف شاہین صاحب ان کو آپ proper طریقے سے move کریں۔ اس پہ بحث، جو بھی چاہیں پھر وہ کر لیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پہ ایسے ایشو نہیں ہوتے۔ جناب میر عبدالجبار صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

میر عبدالجبار: شکریہ جناب چیئرپرسن صاحب۔ میں نے پرسوں ایک کال اٹینشن نوٹس دیا تھا۔ وہ ٹیبل پہ آنا چاہیئے تھا نہیں آیا۔ کیا میں جناب سیکرٹری صاحب کی خدمت میں گزارش کر سکوں گا۔ کہ کیوں؟

میڈم قائمقام چیئرمین: میر صاحب وہ next sitting میں آجائے گی کیونکہ

آج میری فلائیٹ براستہ لاہور تھی میں اب پہنچی ہوں سب فائلیں میرے آفس میں ہوں گی تو next sitting میں آجائے گی۔

میر عبدالجبار: آپ کی مہربانی ہوگی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: نہیں پرسنلی میں کرلوں گی، میری فلائیٹ تو آج بہت لیٹ پہنچی ہے۔

میر عبدالجبار: بہتر ہے جی۔ بہت important nature کا نوٹس تھا جی۔

میڈم قائمقام چیئرمین: privilege motion No.20 اعجاز علی جتوئی،

جناب عبدالرحمان جمالی: پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائمقام چیئرمین: جی، میر عبدالجبار جمالی صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالرحمان جمالی: ایک گزارش ہے آپ ہاؤس کا consensus لے لیں۔ اب ایک دن کام ہوتا ہے پھر ایک دن چھٹی ہوتی ہے پھر ایک دن کام ہوتا ہے We get only about three working days a week اگر آپ ہر روز ہی کر لیں کیونکہ 5 تک اجلاس ہے کافی بڑا ایجنڈا ہے۔

میڈم قائمقام چیئرمین: جی وہ تو ممبرز کی مرضی ہے، میں تو تیار ہوں۔

جناب عبدالرحمان جمالی: میری request ہے اگر ہاؤس سے آپ رائے لے لیں۔

میڈم قائمقام چیئرمین: جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

پروفیسر خورشید احمد: میں ممنون ہوں جمالی صاحب کا، آتے وقت میں نے بھی آپ سے درخواست کی تھی کہ وقت ہمارے پاس کم ہے ، یہ issues important ہیں، ان کے اوپر کھل کر بحث ہونی چاہیئے ، ہم سب جمع ہیں اس وقت اور 7 دن میں صرف 3 دن ہم مل رہے ہیں جو unfair ہے میں چاہوں گا کہ ہم روزانہ ملیں صرف جمعہ ہفتہ کو چھٹی ہو اور باقی پانچوں دن ہمیں کام کرنا چاہیئے ۔

میڈم قائمقام چیئرمین: تو میں ہاؤس کا nsus، لیتی ہوں اگر ہاؤس اس پر agree ہے تو پھر کل بھی ہم سیشن چلا دیں گے کیونکہ پرسوں عید میلادالنبی ہے پھر سیشن نہیں ہوگا، اگر کل سب ہاؤس agree ہے ۔

سید اقبال حیدر: بالکل جناب ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

(agreed)

میڈم قائمقام چیئرمین: پروفیسر صاحب ایک بات ہوگی کل پھر questions نہیں ہوں گے ، لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کی ڈیبٹ وغیرہ اور privilege motions وغیرہ لے لئے جائیں question hour پھر آپ کو suspend کرنا پڑے گا۔

پروفیسر خورشید احمد: کوئی بات نہیں، اچھا ہے ہمیں زیادہ وقت مل جائے گا، ڈیبٹ کے لئے ہمیں زیادہ وقت مل جائے گا اس طرح suspend کریں جی question hour لیکن discussion پورا رکھیئے ۔ جس موضوع پر بحث ہو رہی ہے اکنامک پیکج پر اس پر پورا وقت ہمیں مل جائے گا کل بات مکمل ہو جائے گی۔

میڈم قائمقام چیئرمین: شکریہ جی۔ جناب اعجاز علی خان جتوئی صاحب نمبر 20۔

جناب محمد علی خان: ہوتی صاحب جی آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Madam, if we meet every day then in that case, today is a Private Member's Day, where agenda for the Private Member's Day should be pursued today and this discussion on the package could be held tomorrow.

میڈم قائم مقام چیئرمین: اعجاز علی خان جتوئی صاحب تشریف نہیں رکھتے ۔

سید اقبال حیدر: کون سا موشن۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: یہ موشن انہوں نے move کیا تھا لیکن منسٹر صاحب نے reply دی تھی۔ وہ نہیں ہیں تو اس کو next sitting کے لئے جب اعجاز علی خان جتوئی صاحب ہوں گے رکھ لیتے ہیں ----

سید اقبال حیدر: یہ موشن نمبر صرف عنایت فرما دیں۔

میڈم قائمقام چیئرمین: نمبر 20 جی۔

سید اقبال حیدر: اچھا، موشن نمبر 20 میں تو میرا بھی موشن ہے محترمہ، موشن نمبر 20 تو ہے ہی میرا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: نہیں جی، یہ اعجاز علی خان جتوئی صاحب کا ہے - انہوں نے move بھی کیا ہوا ہے اور اس پر سارا کچھ ہوا ہے لیکن منسٹر صاحب نے ٹائم لیا تھا۔ privilege motion کی میں بات کر رہی ہوں۔ جناب یوسف شاہین صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔

جناب یوسف شاہین: یہ Adjournment motion جو اعجاز جتوئی اور میرا ہے اور ڈاکٹر محمد ریحان کا ہے۔

میڈم قائمقام چیئرمین: یہ privilege motion ہے جی، جس کی میں بات کر رہی ہوں۔ دوسرا راجہ محمد افضل صاحب، آپ کی request تھی۔ 21 راجہ افضل ضاحب، جناب شکور الاسلام صاحب منسٹر فار لاء اینڈ جسٹس۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakur-ul-Salam: It should commence at usual time at 5.30 p.m. not in the morning, because in the morning there is a Cabinet meeting.....

میڈم قائمقام چیئرمین: yes tomorrow evening رکھ دیں گے - جناب راجہ افضل صاحب جی۔

Privilege Motions

Re: inclusion of name of a Senator in the list of defaulters of loanees

راجہ محمد افضل خان: مہربانی، میں خاص اہمیت کے واقعہ کو جو کہ سینٹ کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا

ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ 24 اگست 1993ء کی روزنامہ "خبریں" کی اشاعت میں میرا نام قرض لینے والوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے - مذکورہ اخبار کی اشاعت سے میرے اوپر بنک آمیز الزام لگا کر ----

میڈم قائمقام چیئرمین: منسٹر برائے اطلاعات و نشریات آپ اگر توجہ فرمائیں-

راجہ محمد افضل خان: میرے وقار کو مجروح کیا گیا ہے - میں نے نہ تو کوئی قرض لیا ہے - اور نہ ہی کبھی کسی قرض لینے کے لئے درخواست دی ہے - اس بے بنیاد الزام سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے - لہذا میری استدعا ہے کہ اس تحریک کو منظور کیا جائے -

میڈم قائم مقام چیئرمین: منسٹر برائے اطلاعات و نشریات آپ اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے - مخالفت کریں یا کیا کہنا چاہتے ہیں- یہ جی ایک غلط خبر in the news papers 24 اگست کو ہوئی ہے جی-

جناب نثار میمن: معاف کیجیئے گا چیئرپرسن صاحبہ سینیٹر صاحب سے کچھ بات ہو رہی تھی اس لئے میں متوجہ نہ تھا-

میڈم قائم مقام چیئرمین: راجہ افضل صاحب اگر آپ دوبارہ موو کر لیں جی سینیٹر صاحب بات کر رہے تھے انہوں نے پورا نہیں سنا-

راجہ محمد افضل خان: میں شارٹ سٹیٹمنٹ میں یہ عرض کر دیتا ہوں-

میڈم قائم مقام چیئرمین: نہیں، نہیں پہلے آپ موو کر دیں-

راجہ محمد افضل خان: میں خاص اہمیت کے واقع کو جو کہ سینٹ کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں مسئلہ یہ ہے کہ 2 اگست 1993ء کے روزنامہ خبریں کی اشاعت میں میرا نام قرضہ لینے والوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے - مذکورہ اخبار کی اشاعت سے میرے اوپر ہتک آمیز الزام لگا کر میرے وقار کو مجروح کیا گیا ہے - الزام سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے - لہذا میری استدعا ہے کہ اس تحریک کو منظور کیا جائے -

میڈم قائمقام چیئرمین: جناب نثار میمن صاحب منسٹر صاحب-

جناب نثار میمن: شکریہ چیئرپرسن صاحبہ! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں اس بنیاد پر کہ -----

میڈم قائمقام چیئرمین: آپ پہلے سے مخالف ہیں جناب راجہ افضل صاحب جی، آپ ہونا چاہیں گے -

راجہ محمد افضل خان: جی ہاں!

میڈم قائمقام چیئرمین: ان ایشو پر جو بولنا چاہے وہ پھر بتا دیں- راجہ افضل صاحب جی-

راجہ محمد افضل خان: میرا جو شک تھا وہ بالکل ہی درست ثابت ہوا کہ وزیر موصوف نے ایک بے بنیاد غلط الزام کو سپورٹ کیا ہے - بات یہ ہے جی کہ وزیر صاحب کی اس بات سے مجھے پورا اندازہ ہو گیا ہے ---

میڈم قائمقام چیئرمین: آپ پہلے یہ کریں breach of privilege کی بات کریں-

راجہ محمد افضل خان: بی میں breach of privilege پر آرہا ہوں کہ آج ہمارے پورے کاڈر کو بدنام اور رسوا کیا جا رہا ہے - تمام سیاست دانوں کو، اس میں مجھے یوں لگتا ہے کہ ان کے مخالفت کرنے کے بعد کہ اس موجودہ حکومت کا اس میں پورا ہاتھ ہے - اور جناب بات یہ ہے کہ اگر کسی نے قرض لیا یا اس نے قرض لیا یا معاف کروا لیا تو گورنمنٹ کو لسٹ پبلش کرنی چاہیئے تھی کہ جی ان ان لوگوں نے قرض لیا ہوا ہے اور انہوں نے واپس نہیں کیا- یا معاف کروایا ہے - پورے فورم کو، پورے کاڈر کو، پورے سیاست دانوں کو یہ بدنام کرنے کی ایک سازش ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک تھیٹر لگا ہوا ہے - ڈرامہ لگایا ہوا ہے انہوں نے - کہتے ہیں جی نام نہیں disclose کریں گے - جب یہ جائیں گے ریٹرننگ افسر کے پاس تو وہ ان کو disqualify کر دے گا- تو محترمہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے کوئی سزا دینے سے پہلے ابلیس کو بھی اس کے چارجز سے آگاہ کیا تھا- چارج شیٹ دی تھی شیطان کو بھی لیکن یہ جناب کہہ رہے ہیں کہ ہم چارج شیٹ نہیں کریں گے - ہم بتائیں گے نہیں کہ الزامات آپ پر کیا ہیں- لیکن ریٹرننگ افسر جو ہے وہ آپ کو disqualify کرے گا- اب اللہ میرا شاہد ہے کہ میں نے تمام عمر میں نہ کبھی قرض لیا ہے نہ میں نے کبھی درخواست دی ہے - اتنا بڑا مجھ پر الزام آگیا، میں اپنے علاقے میں لوگوں کو کیا منہ دکھاؤں جا کر کیونکہ وزیر موصوف اس کو oppose کر رہے ہیں- کہ جناب میں اس کی مخالفت کرتا ہوں- کس بنیاد پر مخالفت کرتے ہیں مجھے یہ نہیں پتہ ہے اگر یہ گورنمنٹ الیکشن کروانا چاہتی ہے - ان کا clean hand ہے - ان کی سوچ ٹھیک ہے - ہم نے الیکشن کروانا ہے - تو پھر یہ لسٹیں جو ہیں ان کو پبلش کرے - گورنمنٹ کہے کہ یہ یہ لوگ جو ہیں انہوں نے قرضہ دینا ہے اور فلاں فلاں نے معاف کروایا ہے - اس لئے یہ disqualify ہوں گے - پھر تو بات بنتی ہے - لیکن اس کو صیغہ راز میں رکھ کر کہتے ہیں کہ جی نام بھی نہیں لیں گے اور ہر روز اخبار میں آتے ہیں- میرا خیال سو فیصد لوگ جو ہیں ان کے نام آچکے ہیں- تو اس پورے کاڈر کو، پورے فورم کو بدنام کیا جا رہا ہے ، یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے خلاف ایک سازش ہو رہی ہے - میں نے

پہلے بھی یہاں عرض کیا تھا کہ الیکشن کروانے کا ان کا پروگرام ہی نہیں ہے - کبھی سوچتے ہیں کہ split mandate ہو جائے تو پھر الیکشن ہو جائے ، کبھی یہ ہو جائے ، پھر وہ ہو جائے ، اس طرح disqualify لوک ہو جائیں پھر الیکشن ہو جائے - بہرحال مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے ، مجھ پر یہ بے بنیاد الزام آیا ہے ، میں درخواست کروں گا اس ہاؤس سے ، آپ سے کہ یہ میرا موشن جو ہے یہ پریویلج کمیٹی کے حوالے کیا جائے - اور اس کی پوری چھان بین کی جائے -

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب سید محمد فضل آغا صاحب-

سید محمد فضل آغا: بسم اللہ الرحمن الرحیم- محترمہ ڈاکٹر صاحبہ! آج کے پریویلج موشن کا جو موضوع ہے وہ بہت ہی اہم ہے ، قومی نقطہ نگاہ سے ، اس کے دو پہلو ہیں- ایک تو یہ ہے کہ گورنمنٹ اگر واقعی ایماندارانہ یہ کوشش کر رہی ہے کہ جو لوگ اربوں روپے کے قرضے گورنمنٹ کے خزانے سے لے چکے ہیں جو کہ اس 12 کروڑ غریب عوام کے پیسے ہیں اور ہڑپ کر کے بیٹھے ہیں، تو بجا طور پر کسی بھی حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ان لوگوں کے حلق میں انگلی ڈال کر، ان غریب عوام کے پیسے ان سے نکلوائے - اور اگر انہوں نے ابھی تک اپنا مائنڈ صحیح معنوں میں نہیں بنایا ہے They are not clear what they are doing اور اس طرح haphazard طریقے سے جس میں ذاتی مثال اپنی دے سکتا ہوں، کہ خود میرے اوپر یہ کیچڑ ان کا آکر لگا ہے ، اور آج تک اس قسم کی کوئی بات میرے ریکارڈ پر نہیں ہے ، لیکن کل سے جس پریشانی اور جس ذہنی اذیت سے میں دوچار ہوں یہ خدا ہی جانتا ہے ، اور میرے دوست، میرے فیملی ممبرز جو ہیں وہ سب پریشان ہیں کہ ھے کیا ہو گیا- اس لئے کہ عزت بنانا اور اپنی سفید پوشی کو بچانا یہ بہت مشکل کام ہے ، لیکن اس کو خراب کرنے میں آپ دو چار چھینٹے اس پر پھینک دیں تو سفید کپڑے تو خراب ہوگئے - اب سارے پاکستان میں آپ ڈھول پیٹتے رہیں کہ میں نے نہیں لیا ہے لیکن 12 کروڑ عوام اور اخبارات پاکستان کے کونے کونے میں جاتے ہیں، اردو انگلش کے اخبارات سارے

عوام پڑھتے ہیں میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ہم کتنے بھی موشن موو کر یں اور وزیر صاحب اس کو ایڈمٹ بھی کریں لیکن جو damage ہمیں ہو گیا ہے ، اس بے عزتی کا ازالہ نہیں ہو سکتا ہے - تو گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جو طریقہ کار اختیار کرنا تھا اس دن ہم نے یہاں فلور پر بڑا stress کیا تھا- بدقسمتی سے ہمارے وزیر خزانہ صاحب یوں آکر یہاں تشریف فرماتے ہیں جیسے کہ انہوں نے confrontation policy اختیار کی ہوئی ہو- کبھی بھی ہاؤس کی بات کو مثبت طریقے سے وہ سنتے نہیں- یہاں اتنے strong طریقے سے وہ اپوز کرتے رہے اور ہر بات پر نہ نہ کرتے رہے اور ہاؤس کے ساتھ مذاق کرتے رہے - ہاؤس کو تقریباً ایک insulting tune میں address کرتے رہے - دوسرے دن جا کر انہوں نے اخبارات کو بغیر دیکھے وہ information provide کر دی- اخبار والے بھائیوں نے بھی نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ دیکھا، نہ confirmation کی، جس کے جاہے نام انہوں نے دے دیئے - میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بہت سے معزز اراکین جو ہاؤس میں بیٹھے ہیں جیسے کہ ابھی راجہ صاحب نے. فرمایا کہ کبھی شاید بنک کو فارم ہی نہ دیا ہو- میں نے خود اس قسم کی کوئی حرکت آج تک نہیں کی ہے لیکن میرا نام آیا ہے اس طرح اور بھی معزز اراکین کے نام آئے ہیں- میں سمجھتا ہوں کہ جو میرے نام سے لگا ہوا ہے ، بعد میں پتہ چلا ہے کہ بہت بڑا ہائی کلاس کا بیوروکریٹ تھا- قرضے یہ لوگ بھی لیتے ہیں، یہی دلواتے ہیں اور اس میں بدنام کرتے اور گھسیٹتے ہیں سیاستدانوں کو، کہ segment of politicians بھی اس کے بیچ میں ہو سکتا ہے ، کچھ سیاستدان ہو سکتے ہیں جنہوں نے قرضے لئے ہوں، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی آدمی ہو اس نے اگر قرضہ لیا ہے اور اس قرضے کو انہوں نے write off کر دیا ہے تو وہ سب لوگ اس کے لئے ماخوذ ہیں اور ذمہ دار ہیں- اس لئے کہ قرضے کسی کے باپ کے نہیں تھے جو انہوں نے معاف کر دیئے - یہ 12 کروڑ عوام کا خون اور پسینہ ہے جو انہوں نے معاف کرا لیئے میں اس بات کی تو favour کرتا ہوں کہ جو لوگ قرضہ لے گئے ہیں، ہڑپ کر گئے ہیں، write off کرا لئے ہیں،ان سب کو کھینچ کر قانون کے مطابق ڈیل کریں- 100 فیصد لوگ جو ہیں ان کا نام آچکا ہے - تو اس پورے cadre کو deal کیا جائے اور وہ پیسے باقاعدہ وصول کر کے خزانے میں جمع ہونے چاہئیں- ان کے پیچھے tight

clutches ہونے چاہئیں، جس میں ایڈمنسٹریشن کی بہت بڑی مداخلت ہوتی ہے ، اور ایڈمنسٹریشن کے لوگ جو ان معاملات میں involve ہوتے ہیں ان سب کو streamline کرنا چاہیئے leakage، ساری بند ہونی چاہیئے - میں اس کے حق میں ہوں- لیکن سفید پوشوں کے اوپر گند پھینکنا، لوگوں کو اس طرح سے بدنام کرنا، جن کا ان باتوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے ان کو اخبارات کی زینت بنانا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کی inefficiency ہے ، ان کی نااہلی ہے - ان کی ناکامی کی طرف یہ بات جاتی ہے - انہیں چاہیئے کہ جو جو اقدامات انہوں نے لینے ہیں وہ ایک ہی دن فیصلہ کر لیں کہ ہم نے یہ یہ کرنا ہے - ہاؤس کے فلور پر، جو سب سے بڑا فورم ہے ، اس سے بڑا فورم پورے ملک میں نہیں ہے ، اور اس نے ثابت کرکے دیا ہے ، continuity of democracy اسی ہاؤس کی وجہ سے ہے - اس دن فنانس منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم کر نہیں سکتے ، ہم نہیں کریں گے - دوسرے دن رات کو آپ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ نہ لسٹ چیک کی، اخبارات دیکھیں، ہماری عزت تو آپ نے داؤ پر لگا دی- اب اس میں apology بھی کریں یا کچھ بھی کریں اس فورم پر- وہ جو ہماری بے عزتی ہوئی ہے ، جو ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے ، جو ہمیں damage ہوا ہے ، اس کا مداوا آپ کر سکتے ہیں- میری گزارش یہ ہے کہ بجائے اس کو اپوز کرنے کے اس کو ایڈمٹ کیا جائے ، اس پر بحث کرائی جائے ، اور 47 سال کی جو لسٹ ہے تمام بنکوں سے ڈی ایف آئی سے ، جو بھی انسٹیٹیوشنز ہیں، ان سے باقاعدہ authentic لسٹ لے کر ہاؤس میں ٹیبل کر دیں، اخبارات کو دے دیں- پھر جو لوگ defaulters ہیں ان سے باقاعدہ پیسے recover ہوں، ہم ان کا ساتھ دیں گے - لیکن خدارا اس ہاؤس کو اعتماد میں لیں- ان میں اکثر بے حد محترم ہیں، اور بڑے neat and clean ہیں، ان کی affiliation کسی کے ساتھ نہیں ہیں- we are conviced لیکن یہ انہوں نے ایک الگ گروپ سمجھ لیا ہے ، اور ہمیں ایک الگ گروپ سمجھتے ہیں یہ غلط ہے یہ ایوان بالا ہے - اس کو اعتماد میں ہر بات کے لینا چاہیئے - وزیراعظم ہو یا کیبنٹ ہو ہمارے سر آنکھوں پر- یہ under the legal cover ہے constitutional، گورنمنٹ ہے، کسی بھی وجہ سے یہ آئی ہے ، ہم ان کو under the Constitution مانتے ہیں- لیکن ان کو بھی Constitution کی وہی پاسداری

کرنی چاہیئے ، اس ہاؤس کو equal respect دینی چاہیئے اور اس ہاؤس کے اراکین کو اعتماد میں لے کر ان کو اقدامات کرنے چاہیئیں۔ اگر ہم ملک کے خیر خواہ نہیں ہیں تو پھر ہم نہیں سمجھتے کہ ہم سے بہتر کوئی خیر خواہ ہے ۔ لہذا ملک کی خیر خواہی میں ہمیں ان کو ساتھ کو مل کر چلنا ہوگا۔

میڈم قائمقام چیئرمین: جی جناب یوسف شاہین صاحب۔

جناب یوسف شاہین: محترمہ! قرضے وصول کرنے کا سلسلہ جو ہے یہ تقریباً 60 ارب روپے کا ہے ۔ یہ گورنمنٹ جس کی عمر ابھی 40 دن رہی گئی ہے ، اس میں یہ وصول کرنا چاہتے ہیں۔ اصل بات 60 ارب روپے وصول کرنے کی نہیں ہے ، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک مسلسل سازش ہے الیکشن postpone کرنے کی۔ یہ جو کیئرٹیکر گورنمنٹ ہے، ----

میڈم قائمقام چیئرمین: آپ breach of privilege پر آئیں ناں۔

جناب یوسف شاہین: میں اسی پر آتا ہوں جی کس طرح سے انہوں نے devaluation کیا پہلے ۔ اس کے بعد مہنگائی کی، 15 فیصد مہنگائی کی، لوگوں کو لاتیں مار مار کر یہ سڑکوں پر لانا چاہتے ہیں، اور ابھی اس وقت جو پوزیشن ہے کہ لوگ سڑکوں پر آرہے ہیں، یہ سب جو ہے نشانیاں ہو رہی ہیں کہ یہ الیکشن نہیں کروانا چاہتے ۔ رہا سوال یہ کہ قرضے ، اس میں انہوں نے mixing کر دی ہے ، بہت سے صنعتکار جو ہیں وہ قرضے لیتے ہیں بنکوں سے ، ان میں، میں بھی شامل ہوں، انڈسٹری جو پیسہ لیتی ہے وہ کوئی فرد پیسہ نہیں لیتا، وہ قرضہ ایک انڈسٹری کو دیا جاتا ہے ، کوئی ذاتی سپانسر ہوتا ہے ، کوئی اپنی دوسری شادی کے لئے پیسہ نہیں لیتا۔ یہ انڈسٹری کے لئے لیتا ہے ، یہ ایک asset ہوتا ہے جس میں اس کی اپنی ایک equity ہوتی ہے ۔ مگر لوگوں کی پگڑی اچھالنے کے لئے انہوں نے اس انڈسٹریل سیکٹر کو بھی بدنام کیا ہے ، ساتھ ہی یہ جو بنک

ہیں ان کی credibility کو بھی تباہ کر دیا ہے - یعنی خاص طور پر انہوں نے ابھی ایک آرڈیننس نکال کر، رات رات میں، دنیا میں کہیں ایسا نہیں ہوتا، کہ آپ جو ہیں defaulter کا نام، یا Loan لینے والے کا نام ایسے ظاہر کردیں- لیکن ہمارے ہاں سے چونکہ ابھی غلام اسحاق خان تو چلے گئے ہیں ایک انہوں نے لگا دی آرڈیننس نکالنے کی مشین، وہ روز ایک آرڈیننس نکال رہے ہیں- وہ شخص اگر غلام اسحاق خان ہوتا تو اس جگہ پر وہ کبھی یہ آرڈیننس نہیں نکالتا، نہ کبھی بنکوں کو تباہ کرنے دیتا، لوگوں کو تباہ کرنے دیتا، نہ انڈسٹریل سیکٹر کو تباہ کرنے دیتا، اس شخص نے مارشل لاء کو روکا، ابھی یہ weak لوگ جن کی عمر 40 دن ہے ، اور اس میں یہ لوگ اتنا اچھل رہے ہیں، ارے بابا تم جنرل الیکشن کراؤ، جنرل الیکشن کرانا ایک بہت بڑا کام ہے - تم -----

میڈم قائمقام چیئرمین: آپ پلیز breach of privilege پر آئیں کہ آپ ----

جناب یوسف شاہین: میں وہی کہہ رہا ہوں کہ پگڑیاں اچھالی جا رہی ہیں، سب کی اچھالی جا رہی ہیں، ہماری اچھالی جا رہی ہیں، اور وہ لوگ جو انڈسٹریاں لگا کر بیٹھے ہیں، جو بزنس کرنا چاہتے ہیں، یہ defaulter ہونا جرم نہیں ہے ، یہ ضرور ہم کہتے ہیں کہ ہم condemn کرتے ہیں، کوئی پیسہ کھا گیا ہے ، کوئی پیسہ کھا کر بھاگ گیا ہے ، اس میں جو صحیح لوگ نہیں ہیں، جو جرم کرتے ہیں ان کو یہ گورنمنٹ پکڑے ، ہم بھی ان کو پکڑیں گے - مگر ایسے سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا پورے نظام پوری معیشت کو تباہ کر دینا اور یہ کہنا کہ ہم لوگ expert ہیں اکنامکس کے ، یہ غلط ہے ، ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے ، ہم سب کا ہوا ہے -

میڈم قائمقام چیئرمین: جناب پروفیسر خورشید صاحب-

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمان الرحیم - جناب چیئرپرسن صاحبہ! میں آپ کا ممنون ہوں، آپ نے مجھے موقع دیا اس موضوع پر اظہار خیال کرنے کا- پہلی چیز تو

یہ میں عرض کروں گا کہ قواعد کے مطابق جہاں تک پریویلج موشن کا تعلق ہے ، اس کا ضابطہ اور ایڈجرنمنٹ موشن کا الگ ہے - ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے ضروری ہے کہ اگر حکومت کا نمائندہ اس پر اعتراض نہ کرے تو پھر ڈسکشن کے بغیر ہی اسے قبول کیا جا سکتا ہے ، اور اگر اعتراض کرے تو پھر formally statement دیا جاتا ہے ، اور پھر ہاؤس کوئی چیز کرتا ہے - پریویلج موشن ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے لئے حکومت یا کسی سے اجازت لینے کی یا مخالفت کی میں سمجھتا ہوں کہ ضرورت ہی نہیں ہے - اس کو تو بلاواسطہ ایوان میں آنا چاہیئے - اور پھر یہ چیئرپرسن کا فیصلہ ہے کہ وہ ڈائریکٹلی اس کو زیر غور لائے یا اس پر دوسرے ممبرز کو موقع دے اظہار خیال کا-

دوسری عرض یہ ہے کہ یہ مسئلہ درحقیقت میری نگاہ میں بڑا اہم بھی ہے اور بڑا نازک بھی ہے - ایک طرف افراد کی عزت کا مسئلہ ہے اور ہر مہذب معاشرے کی نگاہ میں، اسلام کی نگاہ میں ہر فرد کی عزت محترم ہے جب تک اس کے خلاف کوئی چیز ثابت نہ ہو ہم ایک شخص کو معصوم سمجھتے ہیں- جب تک کہ جرم اس کے خلاف ثابت نہ ہو جائے ، اور اس کی عزت سے کھیلنا، خود وہ اس کا تعلق مالیات سے ہو یا کسی اور چیز سے ، یہ کام نازک کام ہے اس کو پوری احتیاط کے ساتھ اور قاعدے کے مطابق ہونا چاہیئے - لیکن دوسری طرف یہ غریب ملک، اس کی معیشت، اس کے وسائل اور ان کا ٹھیک ٹھیک استعمال یہ بھی بہت اہم ہے - اگر اس ملک میں کچھ لوگ قواعد کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ملک کی دولت کو ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کرتے رہے ہیں، اپنے سیاسی یا معاشی اثر کو ذاتی یا خاندانی فوائد کے لئے استعمال کیا ہے بینکوں سے ایک طرف قرضے معاف کروائے ہیں اور دوسری طرف نئے قرضے لئے ہیں-

default ایک جرم ہے اگر default سے پہلے آپ بنک سے بات کر کے restructure کر لیں اپنے loans کو وہ دوسری چیز ہے - لیکن default واقعی قانونی معاشی ہر اعتبار سے ایک جرم ہے اور اگر اس جرم کے لوگ مرتکب ہوئے اور اس حد تک ہوئے کہ 62 ارب روپے صرف ان فہرستوں کے مطابق جو کل release ہوئی ہیں-

ابھی زرعی بینک کی لسٹ باقی ہے ابھی کوئی دوسرے DFIs کی لسٹ باقی ہے اور اس میں ڈیڑھ ارب کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ معاف کر دیا گیا ہے اور ساٹھ ارب سے زیادہ ایسا ہے جو due ہے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر فی الحقیقت سنجیدگی سے غور ہونا چاہیئے اور یہ روپیہ قوم کا حق ہے کہ ان لوگوں سے واپس لے ۔ اس میں کوئی شک نہیں اس بات کا کہ جن لوگوں نے روپیہ لیا ہے اور recognized طور پر default کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس طریقے سے پیش کریں تو اس بنا پر میں یہ چاہتا ہوں جناب والا! کہ یہ مسئلہ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کا ایک process ہونا چاہیئے اور اس بنا پر میں سمجھتا ہوں جو قانون میں آیا ہے اس میں یہ سقم ہے کہ آپ نے سیاستدانوں کے لئے تو یہ بات کر دی ہے کہ ان کو disqualify کر دیا جائے ۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر ثابت ہو تو ضرور ہونا چاہیئے نااہل لیکن دوسرے لوگ جو ہیں ان کیلئے بھی ضروری ہے کوئی گرفت کا نظام کوئی نہ کوئی سزا کا نظام ہونا چاہیئے لیکن اس کے لئے باقاعدہ جوڈیشل پراسس ہونا چاہیئے محض یہ نہیں کہ جس اخبار کا دل چاہے غلط نام چھاپ دے کوئی بھی ایسی صورت ہوتی ہے تو میری نگاہ میں اس کا نوٹس لیا جانا ضروری ہے لیکن یہ حق ہے ہر فرد کا کہ اگر اس کا نام غلط آیا ہے وہ اس ایوان میں بھی اس کو لائے اور قوم کے سامنے بھی لائے اور عدالتی کارروائی بھی کرے لیکن جن لوگوں کا نام ٹھیک طور پر آیا ہے ان کو جوابدہی کرنا ہو گی اور اس کیلئے جوابدہ بننا چاہیئے اور اس معاملے میں اگر سینٹ کی privilege committee بھی ایک رول ادا کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے دائرہ اختیار میں ہو گا اس سے باہر نہیں ہو گا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: شکریہ جی۔ جناب اقبال حیدر صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔ جی۔

سید اقبال حیدر: ابھی اس پریویلج موشن پر آپ نے رولنگ نہیں دی۔

It is open for discussion in the House. It has been admitted. Then, you will give the ruling that it is open for discussion.

میڈم قائم مقام چیئرمین: نہیں جی اس پر کئی لوگ اس پریویلج کو پوائنٹ آف آرڈر پر move کرنا چاہتے تھے میں نے کہا نہیں وہ ایک ممبر لا رہا ہے آپ سب اس پر جو بولنا چاہتے ہیں بول لیں۔

سید اقبال حیدر: تو پھر ہمیں بھی موقع دیا جائے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: شکریہ جی۔ ذکی الدین پال صاحب۔ جی۔

جناب ذکی الدین پال: شکریہ جناب چیئرپرسن صاحب میں راجہ افضل صاحب کی بات کی اس حد تک تائید کرتا ہوں کہ اگر ان کے خلاف یہ الزام غلط ہے اور انہوں نے واقعی قرضہ نہیں لیا ہے اور کبھی درخواست نہیں دی تو پھر ان کی یہ پریویلج موشن بنتی ہے چونکہ ان پر پھر یہ الزام غلط ثابت ہوتا ہے اس لحاظ سے سید فضل آغا صاحب کی بات بھی درست ہے وہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے کوئی قرضہ نہیں لیا اور نہ کبھی درخواست دی ہے گزارش یہ ہے کہ جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے قرضے لئے ہیں۔ یا قرضے معاف کرائے ہیں اور قرضے ابھی تک نہیں دیئے ہیں اور نہ ہی وہ دینا چاہتے ہیں ان کے ساتھ تو کوئی ہمدردی ہو ہی نہیں سکتی ان سے تو لا محالہ قانون کے تحت ان سے یہ رقمیں وصول کی جانی چاہئیں۔

اس معاملے میں کوئی اختلاف رائے نہیں ہے مگر جن لوگوں نے قرض لئے ہی نہیں ہیں اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کے نام غلط طور پر آئے ہیں کیوں

آئے ہیں۔ اس کی تحقیقات ہونی چاہیئے ۔ یہ تو بڑی بری اور غلط بات ہے جو ایک ایسا ذمہ دار آدمی جو ہاؤس میں بیان دیتا ہے کہ نہ میں نے کوئی درخواست دی ہے اور نہ ہی میں نے کوئی قرض لیا ہے ۔ تو اس کے متعلق کوئی تحقیقات نہ کی جائے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپکا بطور چیئرمین کے یہ فرض بنتا ہے کہ اس معاملے کو admit کریں اور تحقیق کروائیں کہ ایسا کیوں ہوا ہے ۔

آخر میں گزارش یہ ہے کہ حکومت کا بھی یہ فرض ہے کہ مصدقہ طور پر ایک مصدقہ لسٹ شائع کریں تو کیوں وہ اس کا استحصال کرنا پسند کرتے ہیں۔ جو وزیر متعلقہ ہیں وہ کیوں نہیں کہتے جب اس طرح بیان چھپتے ہیں یا نام آتے ہیں وہ ہاؤس میں بیان دیں کہ وہ ایک دو روز میں ایک مصدقہ لسٹ شائع کر دیں گے ۔ مصدقہ لسٹ شائع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ لسٹ پوری تحقیق کے بعد شائع ہو گی۔ اگر پھر بھی کوئی غلط نام آ جائے گا تو اس کے متعلق پھر پریویلج موشن آپ کے سامنے آئے گا اور پھر دیکھا جائے گا۔ پھر مصدقہ فہرست کی عدم موجودگی میں تمام شکوک پیدا ہو رہے ہیں ان کا ازالہ بڑا ضروری ہے اس لئے دونوں موشن ایڈمٹ ہونے چاہیئیں اور پوری تفتیش ہونی چاہیئے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرپرسن صاحب! دراصل یہ مسئلہ تو ایک بڑا ایشو ہے اگر ایک ممبر کی پریویلج کی بریچ ہوئی ہے تو پورے ہاؤس کی ہوئی ہے ۔ میں ان کی بالکل حمایت کرتا ہوں جب انہوں نے ایک بات کہی اور وثوق سے کہی کہ کبھی انہوں نے کوئی درخواست نہیں دی۔ ان کا نام کیسے آیا۔ اس میں بڑا moral اور لیگل پہلو یہ ہے جو سب ممبران نے میرے خیال سے اس کو چھوڑ دیا ہے وہ میں بتاتا ہوں اس وقت جو قرضوں کا مسئلہ اٹھا ہے ۔ یہ قرضے کیسے دیئے گئے ۔ کس کی بنا پر دیئے گئے کس کے green telephone پر ملے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس

میں پوری بیوروکریسی شامل ہے منسٹری فنانس والے Banking Council والے Banks بھی شامل ہیں۔ یہ قرضوں کا مسئلہ سیاست دانوں پر ایک عرصے سے ہے ۔ یہ قرضہ ملتا کیسے ہے ۔ کسی غریب کو ایک لاکھ کے لئے 2 ہزار کاغذ دینے پڑتے ہیں۔ آج بھی simplify نہیں ہوا۔ لیکن 5 لاکھ، 10 لاکھ، ایک کروڑ، پچاس کروڑ کون لوگ قرضہ لینے والے ہیں۔ آخر industry لگانے اس میں بھی جناب بڑے بڑے دفاتر بڑے بڑے green telephone استعمال ہوتے ہیں۔ اس میں وہ سب شامل نہیں اور منسٹری آف فنانس افسوس کے ساتھ، میں کسی کے اوپر strictures pass نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن اتنی مداخلت ہے کہ بنک کام کرنے سے بیزار ہو گئے ہیں۔ بنک کیا ہو گئے ہیں سیاسی گھر ہو گئے ہیں۔ بنک اب تو نہیں رہے ۔ تو وجہ یہ ہوئی ہے کہ آج تک کسی کو نہیں معلوم کس نے دیا ہے کس نے لیا ہے ۔ لسٹیں دینا care taker حکومت کی ذمہ داری ہے جس نے یہ اچھا کام کیا ہے ۔ کہ ایسا pandora box کھولا ان کو یہ ہی نہیں معلوم کہ مصدقہ لسٹ ایک محکمہ دیتا ہے ۔ منسٹری آف فنانس جاری کرتی لوگوں کو اعتبار ہوتا۔ اب یہ ہوا ہے کہ جتنی DFIs ہیں کوئی پچیس تیس ہیں اس ملک میں R.T.C. ہے PICIC۔ ہے I.C.P۔ ہے N.I.T.۔ ہے ۔ اب جن لوگوں نے اپنے قرضے لیے ہیں۔ کس کس کی آپ DFIs کی فہرست کی بات کریں گے consolidated list ہی نہیں ہو گی ان کے پاس۔ تین سال ہو گئے ۔ 1985 سے پارلیمنٹ میں یہ مسئلہ زیر بحث رہا کہ کس نے قرضے معاف کرائے ۔ اس وقت کے جو بھی وزیر خزانہ تھے ۔ اس پر بڑا احتجاج ہوا۔ کہنے لگے کہ یہ ایک Secret Act ہے ۔ ہم Account Holder کے نام نہیں بتائیں گے ۔ اچھی بات تھی۔ اور آج کیا ہو گیا کہ اچانک راتوں رات صرف اس لئے کہ الیکشن میں چند لوگ نہ ہوں اور جو لسٹ آئی اس میں 5 یا 7 فی صد زیادہ بھی نہیں ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ایک آدمی کا بھی غلط نام کیوں چھپے ۔ اگر بنکوں میں سارا نظام کمپیٹرائزڈ ہے ان کے تمام قرضوں کا حساب و کتاب ہے State Bank۔ کے پاس لسٹ جاتی ہے Banking Council۔ کے پاس۔ پچاس مالیاتی ادارے ہیں۔ اس کے باوجود آج ایک لسٹ تیار نہیں کر سکتے اور اتنے دنوں سے یہ بات چل رہی ہے کہ Returning Officer کے پاس یہ لسٹ جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ہاؤس کے لئے بڑا مذاق

ہے - اگر ان کو seriously یہ کام کرنا تھا- ان کے لئے آرڈیننس نکلوایا تھا، تو ایک لسٹ بھی ہوتی- میں نے آج محسوس کیا ہے - کہ کچھ لوگ ایسے ذمے دار ہیں جن کے ایک ٹریکٹر اور کچھ بیج کے قرضے آئے ہیں- 3 لاکھ، 4 لاکھ اب وہ ایک سیلنگ تھی کہ 10 لاکھ کے نیچے نہیں اگر کوئی بھی دَشتکار پاکستان میں یہ سہولت لیتا ہے - کہ وہ ٹریکٹر لیتا ہے - اس کا بھی نام آ گیا ہے - آپ کیا چاہتے ہیں- آپ ملک میں ایک ہیجان برپا کرنا چاہتے ہیں- یعنی تمام ملک میں کاروبار بند ہو جائے -

میرا مقصد یہ ہے کہ اس میں اتنے بڑے stalwarts یہ جو صرف فنانس کے لوگ بیٹھے ہیں- جو بھی حکومت آئی ان کو سہانے خواب دکھائے ہیں- ان کو نئی نئی کہانیاں بتائی ہیں دوسری گورنمنٹ آ گئی تو خزانہ پورا، آپ سب کچھ کر سکتے ہیں- یعنی یہ لوگ کون ہیں- ان کو سزائیں دینے کے متعلق بھی سوچیں- میں تو کہتا ہوں کہ اس میں سب لوگ شامل ہیں- ان کا بھی ٹریبونل ہونا چاہیئے - جو بھی اس کارروائی میں حصہ دار ہیں خواہ یہ بنکوں کے صدر ہوں، ڈائریکٹرز ہوں، فنانس سیکریٹری ہوں، سب لوگ شامل ہوں وہ بھی اس ذمہ داری سے مبرا نہیں ہوتے ہیں- آج ایک ہی طبقہ ہے جس کے بارے میں جس نے چاہا غیر ذمہ دارانہ بیان دے دیا- ارے بھائی دیکھیئے کہ یہ سب معاملے کہاں سے بنتے ہیں- ساری Discretionary powers سب ان کے پاس ہیں- تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ موقع بہت اچھا تھا، آج ایک اسی بہانے تحریک استحقاق اس بارے میں آ گئی ہے ، جس پر ہم اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں جیسے فضل آغا صاحب نے کہا کہ ایک فضل آغا صاحب ہیں بیوروکریٹ اب یہ پتہ نہیں کہ انہوں نے قرضہ لیا ہے یا نہیں، میں یہ بھی نہیں جانتا وہ بڑے اچھے آدمی ہیں، مجھے نہیں پتہ کہ ان کا کوئی انڈسٹری کا سلسلہ ہے -

ایک معزز رکن: جی ہے -

سید فصیح اقبال: اگر ہے تو پھر سید محمد فضل آغا کا نام کیوں fit کیا گیا-

یہ بڑے افسوس کی بات ہے - یہ error نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمارے یہ لوگ موجود ہیں ان کو اس کا نوٹس لینا چاہیئے - ان میں ہمارے صنعت کار وزراء بھی بیٹھے ہیں، ان کے بھی نام ہوں گے لیکن ان کے نام ابھی تک نظر نہیں آئے - ایک آدھ تو ان میں ماشاء اللہ ہیں- ان کے کچھ کاروبار بھی ہیں- یہ صحیح ہے کہ کاروبار ہونا چاہیئے آخر آپ لوگ بھی معیشت میں حصہ بٹائیں-

جناب یہ بات بہت افسوس ناک ہے جو ہو رہی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ بات بطور ایک مہم کے ہو رہی ہے اور یہ غلط ہے -

دوسری بات یہ ہے کہ حکومت فوری طور پر تمام لسٹیں واپس لے ، جب تک consolidated list ایک ادارے کے ذریعے سے شائع نہ ہو جائے - آخر وزارت خزانہ موجود ہے اسٹیٹ بنک ہے - ان کی موجودگی میں یہ سارے ادارے از خود کیوں آزاد ہو گئے ہیں- ابھی آپ دیکھیئے کہ کوآپریٹو کا سیکنڈل ہوا، کراچی میں اتنا بڑا فنانشل سیکنڈل ہوا- آج تک کسی نے نہیں پوچھا، 50 بلین کا سیکنڈل ہوا، اس کے بارے میں کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی- نہ وزارت خزانہ ذمہ دار ہے نہ سٹیٹ بنک ذمہ دار اس لئے کہ وہ ڈوب گیا- اب جو کوآپریٹو کا سیکنڈل ہوا، اس پر اتنا شور ہوا اس کی اتنی شہرت ہوئی اس پر ہائی کورٹ نے اپنا فیصلہ دیا- اس کے بارے میں liquidator بنے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب چیزیں consolidated ہوں، تا کہ یہ مسئلہ ختم ہو اور یہ ایک دن کے لئے نہیں ہے ، روزانہ ایسے مسئلے چلتے ہیں- قرضے لئے ہیں قرضے لینا اور بات ہے اور قرضے لے کر واپس نہ کرنا ان کی اور لسٹ ہے - قرضے لینے کی اور لسٹ ہے - اگر یہ شائع کرنی ہے تو 1957ء سے سب شائع کریں- یہ سب ریکارڈ موجود ہے - ایک سال میں تین ملین نہیں لگ سکتی ہیں- اگر یہ صنعت کار اتنا کمال کر سکتے ہیں کہ پانچ سال میں دو ملین لگا لیں تو یہ پاکستان کے وزیر خزانہ بن جائیں، اس طرح وہ ہمارا بجٹ بھی double کر دیں ایسا بھی نہیں ہے تو میرا خیال ہے کہ وزیر خزانہ صاحب کو اس پر seriously سوچنا چاہیئے کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے

عوام میں کافی شکوک و شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ میں ان کی نیت پر شک نہیں کرتا کہ الیکشن نہیں ہو رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ الیکشن ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ سب چیزیں جو بیچ میں آ رہی ہیں اس سے کیا پتہ چلتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا نوٹس لیا جائے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ جناب ظریف خان مندوخیل صاحب۔

شیخ ظریف خان مندوخیل: یہ loans والے معاملے نئے نہیں ہیں بہت پرانے ہیں پاکستان میں اس وقت تک کوئی سفید پوش آدمی نہیں بن سکتا ہے جب تک اس کو کوئی بڑا loan نہ مل جائے ۔ فضل آغا صاحب کا نام میرا خیال ہے کہ اخبار والوں نے ٹھیک دیا ہے اس لئے کہ انہوں نے سوچا 53 یا 54 ارب روپے میں بلوچستان کے غریبوں کو ایک آنہ نہیں ملا ہے ۔ اس لئے انہوں نے ایک نام اس میں رکھ دیا ہے ۔ باقی میرے خیال میں نہ کسی لینے والے کا قصور ہے نہ کسی president یا کسی دوسرے کا قصور ہے ۔ اس کے متعلق نہ ہم نے کبھی درخواست دی ہے اور نہ ہی ہمیں ملنے کی توقع ہے ۔ اس بنک کے قرضے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی یہ قرضہ لیتا ہے تو ان کے پاس کوئی چیز رہن رکھتا ہے ۔ ابھی جو کاغذات نامزدگی داخل کرائے جا رہے ہیں وہ اس بنیاد پر بند کرنا کوئی طریقہ نہیں ہے بلکہ جس چیز کے بدلے میں یہ قرض دیا گیا ہے وہ بحق سرکار ضبط کریں اور یہ معاملہ ختم ہے ۔ اگر کسی ضمانت کے بغیر قرض دیا ہے تو بنک والوں کے خلاف کارروائی کریں اور اسے منظر عام پر لائیں۔

یہ جو معاملے ہیں، میرا خیال ہے کہ جو لوگ سو سو سال سے یہ کام کرتے رہے ہیں چاہے ٹھیکیدار ہو یا تاجر ہو وہ ابھی تک ہزار پتی ہے لکھ پتی ہے یہ کروڑ پتی بننا کوئی آسان بات نہیں ہے پہلے لوگ کراچی میں کروڑ پتی بنتے تھے جن کو بنک قرضے دیتے تھے اب اسلام آباد میں ہیں میرا خیال ہے کہ فضل آغا صاحب کا نام لسٹ میں رہنے دیا جائے اس لئے کہ بلوچستان والوں کو سخت گلہ ہو گا کہ 54 ارب

روپے میں ہم لوگوں کو ایک آنہ نہیں ملا ہے -

ابھی جو نگران حکومت والوں نے نیا معاملہ شروع کیا ہے غریب عوام کا مہنگائی سے توجہ ہٹانے کے لئے شروع کیا ہے - عام طور پر اس ملک میں جس روز مہنگائی لائی جاتی ہے یا کوئی نیا آرڈیننس آتا ہے اس دن شارجہ ہاکی ٹورنامنٹ یا کچھ اور دکھانا شروع کر دیتے ہیں- تو اس حکومت نے یہ سوچ لیا کہ کرکٹ اور ہاکی والا معاملہ پرانا ہو گیا ہے اب یہ بنک کے قرضوں والا معاملہ شروع کر دیں- ہمارے علاقے میں 5 سو روپے کے تقاوی قرضوں والے ایسے لوگ ہیں جن کو اے سی اور ڈی سی ہفتے کا ٹائم نہیں دیتے بلکہ اسکو اسکے بدلے جیل بھیج دیتے ہیں- میں اس ایوان میں یہ پوچھتا ہوں کہ 53 یا 54 ارب روپے لے کر ابھی تک کون جیل گیا جیل چھوڑو کسی کے خلاف پرچہ بھی ہوا ہے - تو اگر اس ہاؤس کا کچھ احترام ہے یہ ایوان بالا ہے تو میرے ساتھ ہاتھ اوپر کریں اور دعا کریں کہ ان سب کو پھانسی کی سزا لگ جائے - الیکشن میں یہ کسی اپنے cook کو کھڑا کر دیں گے ووٹ دلوادیں گے - جب نگران حکومت چلی جائیگی تو واپس اس پر ضمنی انتخاب ہو گا- اور جس نے ساٹھ ستر کروڑ روپے لئے ہیں واپس خود کھڑا ہو جائے گا- حق بات یہاں نہ کوئی کرتا ہے اور نہ کوئی سنتا ہے اب یہ نگران حکومت سن رہی ہے اگر یہ لوگ 54 ارب روپے قرض وصول کروا سکتے ہیں تو بے شک انتخابات ایک مہینہ لیٹ کر دیں پرواہ نہیں ہے - لیکن اس فلور پہ ہمیں یہ بتا دیں کہ وہ ایک مہینہ میں وصول کر کے دے سکتے ہیں یا نہیں- اگر نہیں دے سکتے تو کم از کم جیل تو بھجوا دیں- غریب عوام کے ساتھ مذاق ہے بجلی کا بل وصول نہیں ہوتا تو دوسرے دن بولتے ہیں کہ بجلی کا rate بڑھا دو- غریب کا اگر بجلی کا بل وصول نہیں ہوتا تو دوسرے دن اسکی بجلی disconnect ہو جاتی ہے - منسٹروں یا دوسروں تیسروں کا اگر دس سال کے بعد بھی disconnect نہیں ہوتا ہے اور نہ وہ بل دیتا ہے - سوئی گیس کا بل کوئی pay نہیں کرتا تو اگلے سال اسکے rate بڑھ جاتے ہیں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے -

سب سے پیسہ وصول کیا جائے - صرف یہ نہیں کہ اسکو انتخاب کے لئے روکا جائے - مجھے پانچ یا دس کروڑ دے دیا جائے میں ساری عمر الیکشن نہیں لڑوں گا- ابھی سینٹ سے بھی استعفیٰ دے دوں گا- ہم لوگ 14 ہزار روپے میں یہاں آتے جاتے ہیں- کبھی ہمارا 16 ہزار خرچ ہوتا ہے اور کبھی 13 ہزار ہو جاتا ہے - تو دس کروڑ لوگوں نے لیا ہے تو آپ اسے disqualify کرتے ہیں- اس سے اسکو کیا فرق پڑتا ہے - جناب ایسا کوئی قانون بنایا جائے اور آئین میں ایسی چیز کو شامل کیا جائے آج تک تو اس ملک میں سزا غریب کے لئے ہے - غریب کے لئے سزا ہے لیکن امیر جو کچھ بھی کرے وہ سزا سے بالاتر ہو گا- طریقہ یہ ہونا چاہیئے کہ 5 سو روپے کے تقاوی قرضے یہ جو جیل جاتا ہے اس کو بھی جیل نہیں جانا چاہیئے پھر تو فضل آغا کو پہلے جانا چاہیئے- جس نے سولہ کروڑ روپے لئے -

سید محمد فضل آغا: میں---

(مداخلت)

شیخ ظریف خان مندوخیل: نہیں جی میں واپس لیتا ہوں ویسے ازراہ مذاق نام لے رہا ہوں------

میڈم قائم مقام چیئرمین: فضل آغا صاحب انہوں نے الفاظ واپس لے لئے ہیں جی-

سید محمد فضل آغا: محترمہ! میں صرف ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے کیونکہ ظریف خان کو تو پیسے مل جائیں گے اور گھر بیٹھ جائیں گے اور سیاست سے کنارہ کش ہو جائیں گے اور میرے متعلق یہ بار بار مذاق کے طور پر کہہ رہے ہیں یہ ریکارڈ میں تو آ جائے گی جی-

میڈم قائم مقام چیئرمین: فضل آغا صاحب تشریف رکھیں جی۔

شیخ ظریف خان مندوخیل: آپ کا نام میں اس لئے لیتا ہوں کہ بلوچستان کے حالات پر افسوس ہوتا ہے - 54 ارب روپے میں ہم کو ایک دو ارب ملتے تو پھر بھی ہمارا بزنس چل جاتا یہ جو معاملے ہیں اور نگران حکومت جو نئی پالیسیاں بنا رہی ہے یہ بھی غلط ہیں جو نشاندہی کرتا ہے وہ بھی غلط ہے یہ عوام کی توجہ مہنگائی سے ہٹا رہے ہیں۔ عوام کیا کر سکتے ہیں۔ اگر عوام سڑکوں پر آ جائیں تو ان کو جواز مل جائے گا کہ انتخابات نہیں ہو سکتے - اگر عوام خاموش ہو جائیں تو اور بات ہے - شکریہ ابھی پانی مہنگا نہیں ہوا اور تو کوئی چیز سستی نہیں رہی۔ آپ دیکھیں گے کہ آئندہ چار پانچ سال کے بعد بوتل میں پانی بکے گا اور آپ چھ روپے میں بوتل خریدیں گے - آپ مہربانی کر کے اس ہاؤس میں فیصلہ کروائیں کہ سزاوار کو سزا ملے یا پھر سزا صرف غریب کے لئے نہ ہو بلکہ دونوں پارٹیوں کو ملے - شکریہ!

میڈم قائم مقام چیئرمین: شکریہ جناب گلزار احمد خان صاحب۔

جناب گلزار احمد خان: محترمہ چیئرمین صاحبہ! میرا مسئلہ تھوڑا سا مختلف ہے لیکن چونکہ میرے معزز ساتھیوں نے کہا ہے میں کافی حد تک انکے views کو endorse کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ تھوڑا سا بڑا deceptive اور confused قسم کا ماحول پیدا ہو چکا ہے - ان قرضوں کے بارے میں، اور اس کے متعلق میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ deception اور confused قسم کے حالات پیدا ہو چکے ہیں میں نے آج اخبار میں خود پڑھا ہے کہ وزیر خزانہ بابر علی صاحب کے نام بھی قرضہ ہے - ہمیں یہ نہیں پتہ کہ ہے یا نہیں لیکن ان کے ساتھ بھی وہی سلوک ہو رہا ہے جو ہمارے ساتھ ہو رہا ہے اور جناب علی خان جونیجو صاحب کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا ہے - اور خصوصی بات میں آپ سے یہ عرض کروں .....

(اس مرحلے پر اذان ہوئی)

Madam Acting Chairman: The House is adjourned for twenty minutes for Maghrab prayers.

[The House then adjourned for prayers]

[The House re-assembled after interval with Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.]

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب گلزار احمد خان۔

جناب گلزار احمد خان: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں یہ عرض کر رہا تھا ابھی وزیر خزانہ متوجہ ہوں ذرا دوسری بات کچھ کر رہے ہیں میں انہی کے متعلق کہہ رہا تھا کہ ان کا نام بھی میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ یہ بھی مقروض ہیں یا ڈیفالٹر ہیں کچھ اس طرح کی مبہم قسم کی بات تھی۔ اس کے علاوہ میں نے اخبار میں یہ بھی پڑھا ہے کہ اس حکومت کیئرٹیکر نے بہت سے قرضے معاف کئے ہیں جو اربوں کی تعداد میں بتائے گئے ہیں۔ میں اپنے معزز اراکین کے غصے کو زیر بحث لاتے ہوئے یہ عرض کرنا ضروری سمجھوں گا شاید ان کو میری بات اپیل کرے یا نہ کرے کہ اگر یہ حکومت یا خصوصاً ہمارے وزیر خزانہ صاحب کا یہ سبجیکٹ ہے اور انہوں نے یہ ایک مہم چلائی ہے کردار کشی کی یا اس قسم کے کام کی تو میرے خیال میں یقیناً اپنے متعلق

تو ایسی بات ان کو نہیں کرنی چاہیئے - اس سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ یہ ڈس انفارمیشن بڑے مذموم ارادے اور بڑی قوت کے ساتھ پرزور طریقے سے چلائی جا رہی ہے جن لوگوں نے یہ شروع کیا ہوا ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ جو جمہوریت پسند پارٹیاں ہیں یا جمہوریت پسند لوگ ہیں ان کے بارے میں ابہام پیدا ہو اور الیکشن کے لئے وہ مشکوک قرار دیئے جائیں- میں حکومت کو اس کیبنٹ کو یہ مشورہ دوں گا کہ اس چیز کا آپ پوری طرح نوٹس لیں اور سختی سے اس مذموم قسم کی مہم کو کچلیں تاکہ لوگوں میں یہ ابہام ختم ہو-

ہمارے یہ دوست جو کہ اب غصے اور رنج کا اظہار کر رہے ہیں اگر اس طرح یہ ڈس انفارمیشن کی مہم چلتی رہی جس کا میں نے یہ ثبوت پیش کیا ہے اگر یہ حکومت کر رہی ہے تو پھر وزیر خزانہ کے خلاف یہ بات کیوں آئے گی- اگر یہ چیز اسی طرح چلتی رہی تو ہمارا غصہ اور بھڑکے گا اور ہم ان کے ساتھ اور لڑائی کریں گے- چنانچہ میں پرسنل ایکسپلینیشن کے تحت جناب آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ میرے متعلق بھی کہا جا رہا ہے - حالانکہ گورنمنٹ کے کسی بنک کا تو مجھے مقروض نہیں بنایا جا رہا لیکن کوآپریٹو ادارے کا مجھے مقروض ظاہر کیا جا رہا ہے اور وہ اتنی بڑی رقم ہے اور اس کے لئے یہ بھی نہیں بتا رہے کہ کولیٹرل بھی کوئی ہے یا نہیں بغیر کولیٹرل کے تو کوئی بھی بنک یا کوئی بھی ادارہ کسی کو قرضہ نہیں دیتا- جناب والا! اصل حقیقت یہ ہے کہ میں نے نہ قرضہ لیا ہے نہ میں نے قرضہ معاف کرایا ہے اور نہ میں کسی قرضے کا defaulter ہوں- بلکہ میں صحیح بات آپ سے عرض کروں گا کہ میں نے ایک کوآپریٹو ادارے کے ساتھ مل کر مشترکہ طور پر ایک کاروبار کیا تھا اور اس میں ہم نے مشترکہ طور پر کچھ جائیداد خریدی اور جائیداد خریدنے میں میں نے اپنی تمام پونجی لگائی ہوئی ہے اور 83ء سے لے کر 88ء کے اکاؤنٹ اس ادارے کے maintain کئے گئے ہیں- اور ایک ایک اکاؤنٹ کے سامنے باقاعدہ طور پر لکھا گیا ہے کہ یہ پیسے کس کے لئے خرچ ہوئے - یہ پیسے زمین کے لئے یہ پیسے انتظام کے لئے ، یہ پیسے سٹاف کے لئے ، یہ پیسے ڈسٹرکٹ کونسل کی فیس کے لئے ، یہ پیسے آبیانے کے لئے ، مالیے

کے لئے ہر چیز تفصیل سے لکھی ہوئی ہے اس کاؤنٹ میں، لیکن سیاسی مقاصد اور سیاسی وجوہ کی بناء پر کیونکہ میں اپوزیشن میں تھا میرے معزز حکمرانوں نے میرے خلاف جو ارائنی یا میرے جو اثاثے تھے ان کو سیز کر کے اور جو اکاؤنٹ تھا اس کو انہوں نے قرضہ ظاہر کر دیا۔ حالانکہ اس کی تفصیل اور تمام documentary evidence موجود ہے۔

میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ محترم سابقہ وزیراعظم صاحب سے ایک دن میں نے سر راہ عرض کیا کہ میں نے جناب آپ کا نام کبھی نہیں لیا نہ میں نے آپ کے خلاف کبھی کوئی بات کی ہے تو آپ نجی محفلوں میں میرا نام لے کر میرے خلاف آپ کہہ رہے ہیں۔ وہ تو جو کچھ آپ نے عملی طور پر کیا اس کے لئے تو میں قانونی چارہ جوئی کر رہا ہوں لیکن نجی طور پر آپ نجی محفلوں میں جا کر میرا نام لیتے ہیں ایسا نہ کریں تو جناب پنجابی میں کہتے ہیں، "یار ہور کیہدا ناں لینئے ایسا کوئی صاحب حشیت تہاڈی پیپرز پارٹی وچ بندہ ای نہیں نظر آندا اسی لئی ہن تہاڈا ہی نام لینا اے ہور کس دا لینئے" تو میرے خیال میں ان کے راجہ صاحب مہربان ہیں بہرحال کوئی بات نہیں، تو میں یہ عرض کروں کہ اس کے لئے میں نے ہائی کورٹ میں موو کیا ہے میری رٹ چل رہی ہے۔ میں نے ہائی کورٹ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میرے اثاثے مجھے دلائے جائیں اور یہ جو قرضوں کی بات ہے اسے ختم کیا جائے۔ جو لین دین ہے اس کو صحیح طریقے سے ختم کیا جائے " اس کے لئے حکم امتناعی بھی موجود ہے لیکن اس کے باوجود میری کردار کشی کی جا رہی ہے۔ میں حکومت کو اور اس کیبنٹ کو یہ درخواست کروں گا کہ مہربانی کر کے وہ لیکویڈیشن بورڈ جو سابقہ پرائم منسٹر نے قائم کیا تھا اس کو ختم کیا جائے اور حقائق اور انصاف پر مبنی صحیح انکوائری کی جائے میری جو documentary evidence اس کو سامنے رکھ کر اس کے بعد صحیح فیصلہ کیا جائے اگر میں نے کوئی پیسہ دینا ہے یا میرا کچھ بنتا ہے تو اس کے لئے اس کا تصفیہ کرایا جائے۔ مہربانی!

میڈم قائم مقام چیئرمین: سید اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: شکریہ محترمہ! یہ بحث تو چلی ہے ہمارے معزز رکن اور ہمارے بھائی راجہ افضل صاحب کے پریویلج موشن پر میں ان کی خدمت میں یہ کہوں گا کہ

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بڑی ناگوار گزری ہے

جہاں تک اصل مسئلہ، میری جہاں تک یادداشت ہے ، دو دن کے جو اخبارات میں نے پڑھے ہیں اور جو حکومت نے لسٹ ریلیز کی ہے اس میں راجہ افضل صاحب کا اسم گرامی میری نظر سے نہیں گزرا۔ میں تھوڑے light mood میں کہوں گا کہ یہ ان کا نام نہ پڑھ کر مجھے ذرا سا شک ہونے لگا ان کے مسلم لیگی ہونے پر کہ یا تو یہ پکے مسلم لیگی نہیں ہیں یا یہ پکے ہیں تو نواز شریف صاحب نے ان پر نوازش نہیں کیں۔ ورنہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ راجہ صاحب جیسے آگے بڑھے ہوئے front line batsman ہوتے ہوئے ، ایک پیسے کا قرض بھی نہیں لیا۔ یہ قابل تعریف بات ہے اور میرے لئے حیرانگی کی بات ہے کہ پتہ نہیں پکے مسلم لیگی ہیں کہ نہیں۔

جناب اقبال احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اقبال حیدر صاحب کی بات پر protest کرتا ہوں۔ پکا مسلم لیگی وہ ہوتا ہے جو ایماندار ہو، دیانتدار ہو، جو قائداعظم کے نقش قدم پر چلے ۔ انہوں نے یہ ارشاد فرما کے نہ صرف قائداعظم کی توہین کی ہے بلکہ تمام مسلم لیگیوں کی توہین کی ہے ۔ میرا مطالبہ ہے یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

میڈم قائمقام چیئرمین: ٹھیک ہے ۔ جناب اقبال حیدر صاحب آپ اپنے الفاظ واپس لے لیں۔

سید اقبال حیدر: محترمہ میرا مقصد یہ نہیں تھا۔ میں آج کی مسلم لیگ کی بات کر رہا ہوں۔ میرے یہ الفاظ نواز شریف صاحب کی مسلم لیگ سے متعلق ہیں۔ قائد اعظم صاحب کی تو کیا بات ہے یعنی جہاں تک قائداعظم کی ذات کا احترام ہے کاش کہ اس کے نقش قدم پر چلتے تو ہمارا کوئی اختلاف ہی نہیں ہوتا۔

میری گزارش یہ ہے کہ محترم اس قانون میں ایک دو سقم ہیں۔ اور اس کی نشاندہی کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں قانون کے ایک طالب علم کی حیثیت سے میں نے جو نوٹ کیا کہ the people's representatives act کے اندر جو ترمیم پہلے آرڈیننس کے ذریعے سے کی گئی تھی اس کا مضمون کچھ مختلف ہے جو پرسوں کے آرڈیننس میں جاری کیا گیا۔ اس میں لکھا ہے کہ یہ میں سیکشن 2 پڑھ رہا ہوں۔

Ordinance No. XVI of 1993, which amended the People's Representatives Act 1976, and its Section 2 which inserted a new sub-section (2) and its clause (3) reads:-

A declaration that an amount of loan, as may be prescribed, obtained from any bank, financial institution, cooperative society or corporate body in his own name or in, the name of his spouse or dependent or any business concern mainly owned by the aforesaid does not remain unpaid for more than one year from the due date. The condition is if a loan remains unpaid for more than one year from the due date then he is disqualified. This is the basic theme of the disqualification, but the recent Ordinance, which has been promulgated a day before yesterday, puts a gap on it and says only those loans

which have been disbursed or remitted or written off on or after 23rd March, 1985.

In my humble opinion, Mohtarma this sort of a disqualification would be discriminatory because you are trying to say that if anybody has committed an immoral or illegal or unethical act of not discharging his obligations then why say those people, the beneficiaries of Martial Law from 1977 onwards or if you want to take it to a logical end then right from 1947 onwards.

My contention is that there has been a massive plunder of the government treasury and nationalized banks during the Martial Law Regime of General Zia-ul-Haq and why should they be excused from 1977 onwards for committing such immoral or illegal act, so this is a discriminatory approach and I would advise the government to make the law in accordance with the spirit of the Peoples Representative (Amendment) Act which does not put a cap about the period, if I have followed this law of Peoples Representatives Act then it would have meant that any default for a period of more than one year disqualifies. Whether that default has been committed after 1985 or before 1985 is of no relevance; default is default and to punish those who committed this default after 1985 and not to punish those who committed it before is a very illogical method. I do not find any justification or reason for that.

In principle I appreciate and admire that this cloak of confidentiality has been removed from those who have been defaulting and who have been guilty of these undue favours and benefits. It is a commendable act. No doubt about it. I have no reservation about it. It is a commendable act. They had no justification to enjoy protection of confidentiality who have taken most undue adventages at the cost of the nation, those who have defaulted in payment of their loans they must not be given protection of the confidentiality which was there before. I am all for it that it should be, but the very spirit for which this cloak of confidentiality has been removed that should be followed to its logical end. There is also one more flaw in the latest Ordinance of day before yesterday. It says, to my dis-appointment that this protection of confidentiality is being removed. I hope I am wrong in my understanding that notwithstanding anything in sub-section (1) to (4) or any other law for the time being in force the Council shall for the 1993 general elections publish a list of persons from whom loans amounting to one million or more obtained from a bank. The point that I am making is relevant to these words that for the 1993 general elections. I say why for the 1993 general elections? It means that after 6th of October 1993 if further remissions are done in future or defaults take place the Council will again be under that cloak of confidentiality prevented and debarred from disclosing the names of the defaulters and the undue beneficiaries who acquire benefits on account of their personal relations or political clout or whatever the reason may be. Sir, if the object was to expose those defaulters then don't

confine it to 1993 general elections because let it be mandatory and obligatory on the part of all future governments that they should be in a position to disclose names of all those people who have been given benefits of remission of loans or who have defaulted it. That is another flaw which to my mind is illegical.

Thirdly there is also a problem that this list is confined till 30th of December 1992 and I would like the government to release the list upto 25th or till even today whichever is the latest Because today was the nomination papers date, till the date of yesterday So that no body escapes this law and no body suffers on that account. And fourthly Madam, you must have noted that though the list is of 30th December 1992, in case of some very privileged persons within bracket some strange comments appear that the list is uptill 30th December 1992 but within bracket it is stated that the borrower has liquidated his loan on 30th June, 1993. Now, if the list is there then how can you add this comment that those persons who have benefited are our adversary No.1. And if that point has been mentioned they could have also mentioned in all fairness and impartiality that Mohtarma's name has been absolutely incorrectly of Benazir Bhutto Sahiba and Begum Bhutto Sahiba on account of one small loan which was taken in the year 1976 by Musawat Limited and that Musawat Limited was confiscated and taken over and banned by Martial Law regime of Zia-ul-Haq but still the meter of that loan had continued. We did not control Musawat during the Martial Law period but we

are being accused. They should have mentioned within the bracket that yes, this amount was remitted from Musawat Ltd., but like they have done favour to Mr. Nawaz Sharif by adding the word that he liquidated his liability on 30th June, they could have also stated that Musawat Ltd., remains confiscated by the Martial Law Order from this date to this date.

Now, we have been embarrassed my whole party, my party leadership which thrives on this proudly that we have never taken a penny's loan or never established a single textile mill or sugar mill or steel mill or any kind of trading company.

Madam Acting Chairman: Iqbal Haider Sahib please try to wind up because we are going short of time.

Syed Iqbal Haider: Last point that I would like to make that is about cooperative companies and finance companies which have looted ordinary citizens.

Raja Muhammad Afzal Khan: Point of Order Madam Chairman.

Madam Acting Chairman: Raja Afzal Sahib on a point of order.

مختصر کریں کیونکہ آپ کی تحریک استحقاق پر ساری بحث ہو رہی ہے ۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا! میں نے تحریک استحقاق move کیا کہ میرے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے اور یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے وہ throughout کر لے کہ میں اس میں innocent ہوں یا guilty ہوں۔ تو اس کے بدلے میں انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو اور نصرت بھٹو، اپنی جماعت کی صفائی دی ہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: نہیں جناب ہر ایک ممبر کی اپنی جگہ پہ respect ہے اس تحریک پر سب بولے ہیں راجہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہتا۔

(مداخلت)

میڈم قائم مقام چیئرمین: راجہ افضل صاحب آپ تشریف رکھیں۔

Syed Iqbal Haider: Mohtarma I will just conclude by saying.

Madam Acting Chairman: Iqbal Haider Sahib please sit down.

سید اقبال حیدر: محترمہ ایک پوائنٹ رہ گیا ہے cooprative socities کا بڑا اہم ہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: اقبال حیدر آپ تشریف رکھیں ٹائم دینے کے

باوجود آپ لوگوں کا یہ attitude ہوتا ہے - بشیر احمد مٹہ صاحب، آخری سپیکر۔

جناب بشیر احمد مٹہ: شکریہ، محترمہ چیئرپرسن صاحبہ میں مختصراً بات کروں گا۔ یہ بات جو تھی اس سے چل پڑی ہے کہ کچھ معزز ممبران کے خلاف وہ کہتے ہیں کہ ناجائز اور غلط الزامات لگائے گئے ہیں تو وہ ایک privilege بنتا ہے اگر غلط الزامات لگائے گئے ہیں تو میں یہ request کروں گا کہ آپ privileges کمیٹی کو یہ بھیج دیں تاکہ privileges committee اس کو throughout کرے اس کے علاوہ جو philosophy اس کے پیچھے ہے جو انہوں نے نام publish کئے ہیں اس کے بارے میں، میں یہ عرض کروں گا کہ سب سے پہلے تو یہ جو loans لئے گئے ہیں اور جو 57 یا 62 بلین روپے بنتے ہیں یہ سارے loans اکثر سندھ اور پنجاب میں بڑے industrialists کے لئے ہیں پھر اس پر industry لگائی ہے پھر وہاں کبھی معاف کئے ہیں کبھی default کیا ہے یا جو کچھ کیا ہے جو چھوٹے دو صوبے ہیں اس ملک کے ہمارا صوبہ اور بلوچستان ان کو کوئی زیادہ loans وغیرہ نہیں دیئے گئے ہیں اور وہ ایسے ہے جیسے ایک bucket سے آپ کوئی drop نکال کر کسی کے منہ میں یا ڈالیں اور اس کو خواہ مخواہ وہ کہیں کہ ہم نے ان کو بھی کچھ دے دیا ہے - تو یہ loans جو ہیں ان میں ہمارا حصہ بہت کم بنتا ہے اور میرے خیال میں defaulters کہیں ایک آدھ ایسے لوگ ہوں گے جو کسی کے منظور نظر، ایک کے یا دوسرے کے رہے ہوں- اور وہاں پر کچھ نہ کچھ انہوں نے یہ پالیسی چلائی کہ ہم انڈسٹریز کو develop کریں گے encourage کریں گے، لوگوں کو loans دیں گے تاکہ جن لوگوں کا اس فیلڈ میں تجربہ نہیں ہے وہ آگے بڑھیں اور انڈسٹریز لگائیں- تو اس میں جناب دو چیزیں ہیں کہ ایک وہ لوگ ہیں جو fraudulent defaulters ہیں جنہوں نے گورنمنٹ کو یا ملک کو یا قوم کو cheat کیا ہے - دوسرے ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ کوئی mishap ہوئی ہے، کوئی illfortune ہوئی ہے - میں آپ کو مثال دیتا ہوں ایک آدمی نے کارخانے کے لئے پیسے لے لئے ہیں اور اس کا کارخانہ نہیں چلا، کیوں نہیں چلا، ایک دفعہ گورنمنٹ نے کوئی restriction لگا لی کہ بھئی آپ مثلاً بجلی کی تاریں

بنائیں ہم باہر سے امپورٹ نہیں کریں گے لیکن جب اس نے بجلی کے تاروں کا کارخانہ بنایا تو گورنمنٹ نے امپورٹ شروع کر دی تو یہ کارخانہ فیل ہو گیا اس طرح اس کو خود بھی Loss ہوا۔

گورنمنٹ کی پالیسی سے یا stepmotherly treatment کی وجہ سے ایک خاص ریجن کے ساتھ اگر وہ کارخانے وہاں پر فیل ہوئے ہیں اور لوگوں نے default کیا ہے تو اس کو case to case basis پر study کرنا چاہیئے - آپ کو معلوم ہے چیئرپرسن صاحبہ کہ گدون امازئی سکیم میں گورنمنٹ نے بہت سی مراعات کا اعلان کیا اور لوگوں نے قرضے ورغلے لے کر کہیں سے پیسے جمع کر کے اپنی ساری پونجی اس میں لگا دی، اس کے بعد بڑے industialists جو تھے پنجاب اور particularly سندھ کے انہوں نے ایک clamour raise یا اس کے خلاف ایک شور ہوا، غوغا ہوا تو جو آپ نے ان کو مراعات دی تھیں آپ نے واپس کر لئے - آپ مجھے بتائیں کہ جن مراعات جس ٹرسٹ کے نیچے جس confidence کے نیچے جس contract کے نیچے لوگوں نے کارخانے لگائے تھے وہ واپس گورنمنٹ نے لے لئے - اس طرح خواہ مخواہ ان کو loss ہوا ہو گا تو میں کہوں گا کہ یہ اب جو ہے ایک cover blanket بنایا ہے وہ غلط ہے اس کو case to case basis پر فیصلہ کریں جو لوگ fraudulent ہیں جنہوں نے قوم کا خون پوسا ہے، کھینچا ہے ان کو آپ سزا دیں اور جن کے ساتھ mishap ہوا ہے یا genuinely جو ان کو loss ہوا ہے ان کو ان سے علیحدہ کریں۔

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب پرائم منسٹر صاحب کو آپ نے دعوت دی وہ یہاں پر تشریف لائے تو ہم نے کھلے دل سے ان کو welcome کیا۔ ہم نے کہا کہ ہم آپ کے ساتھ cooperate کریں گے تاکہ آپ اپنے مینڈیٹ کو پورا کریں۔ کیا مینڈیٹ تھا۔ مینڈیٹ یہ تھا کہ وہ اس ملک میں صاف اور شفاف الیکشن کرائیں اور ملک کو، حکومت کو ان لوگوں کے حوالے کریں جن کو عوام منتخب کریں۔ مگر جو policies کیئرٹیکر گورنمنٹ نے adopt کی ہیں۔ انہوں نے

for no good reason they have tried themselves to lose the good will of the Senate.

یہ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ پالیسی کیوں انہوں نے نکالی ہے - اب میں ختم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ کے پاس ٹائم کی بہت کمی ہے - یہ میں کہوں گا کہ کم از کم اگر یہی کرنا تھا جو آپ نے قانون نکالا ہے تو کیئرٹیکر گورنمنٹ میں جو حضرات بیٹھے ہیں جن میں سے کچھ لوگ باہر کے ملکوں میں تجارت میں یا اپنے کاروبار میں ملوث ہیں وہ بھی کہہ دیں کہ کیا انہوں نے کوئی loans لئے ہیں یا کوئی default کیا ہے یا ان کا کیا- یہ back ground ہے-

They should come with such ordinances or laws with clear hands I will speak further when we come to the economic package deal of the government and for now I will finish. Thank you.

حافظ حسین احمد: جی میں!

میڈم قائم مقام چیئرمین: اب ٹائم نہیں ہے -

حافظ حسین احمد: نہیں جی آپ چلائیں جی 9 بجے تک ہم بیٹھے ہیں-

میڈم قائم مقام چیئرمین: نہیں جی نو بجے تک نہیں آٹھ بجے پرائم منسٹر صاحب کا وقت ہے -

حافظ حسین احمد: نہیں مسئلہ یہ ہے کہ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے محترمہ ساڑھے چھ بجے آپ تشریف لائی ہیں-

میڈم قائم مقام چیئرمین: نہیں جی پرائم منسٹر آف پاکستان صاحب کا ذکر ہے اس میں شامل ہونا ہے ۔

حافظ حسین احمد: محترمہ میں گزارش کروں گا کہ ....

میڈم قائم مقام چیئرمین: نہیں جی میں آپ کو ہمیشہ ٹائم دیتی ہوں کبھی ایسا نہیں ہوا۔ ابھی تھوڑی مشکلات ہیں منسٹر صاحب۔

حافظ حسین احمد : میں کہوں گا کہ پرائم منسٹر صاحب کی روٹی میں جو جانا چاہتے ہیں ..... محترمہ

جناب نثار میمن: میڈم چیئرپرسن صاحبہ ! شکریہ بہت بہت آپ کا۔ میں نے جس بنیاد پر مخالفت کی تھی وہ بنیاد یہ تھی کہ مجھے یہ کہا جا رہا تھا کہ خبروں میں یہ خبر چھپی ہے تو میں ممبران کو یہ یاد دلانا چاہوں گا کہ اس ملک میں پریس آزاد ہے اور ہم کسی طرح سے اس آزادی کو زد میں آنے نہیں دینا چاہیں گے اور ہم نے کوئی پریس ریلیز، پریس کو ہدایت نہیں دے رہے ہیں لہٰذا اخبار میں جو لکھنا چاہتے ہیں لکھ سکتے ہیں یہ ہماری پریس ریلیز نہیں تھی جس میں ان کے نام آئیں۔ جہاں تک تعلق ہے پاکستان ٹیلی ویژن کا، ریڈیو کا، تو وہاں پر ناموں کی لسٹ نشر نہیں کی گئی ہے لہٰذا اس بنیاد پر میں نے کہا تھا چونکہ پریس آزاد ہے اور ہم کوئی کنٹرول نہیں کرنا چاہتے نہ کرنا چاہیں گے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ہاؤس بھی نہیں چاہے گا کہ یہ حکومت کچھ ایسے اقدامات لے جس میں کہ پریس کی آزادی پر کوئی بھی حرف آئے تو اس بنیاد پر میں نے اپوز کیا تھا باقی جہاں تک تعلق ہے معاشی حالات کا بنکوں کی لسٹوں کا تعلق ہے میں اپنے وزیر خزانہ صاحب سے کہونگا کہ وہ اس پر comment کریں۔ شکریہ!

میڈم قائمقام چیئرمین: جناب سید بابر علی صاحب جی۔

Syed Babar Ali Shah: Madam Chairperson, I would like to give a brief explanation of why this list was published. There was a demand from the people of Pakistan and by the Press that there should be a total transparency.....

میڈم قائم مقام چیئرمین: راجہ صاحب۔ راجہ صاحب میں آپ کو فلور نہیں دے رہی آپ تشریف رکھیں جی منسٹر صاحب پلیز آپ، جب منسٹر صاحب بول رہے ہوں ممبر نہیں بولتے آپ تشریف رکھیں جی، جی راجہ صاحب آپ کو میں نے کہہ دیا ہے آپ تشریف رکھیں راجہ صاحب پلیز تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ جناب سید بابر علی صاحب۔

Raja Muhammad Afzal Khan : I am under trail, no body else is under trail.

میں ہوں میں۔ آپ کے .....

میڈم قائم مقام چیئرمین: راجہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ مائیک بند کرا دیں جی راجہ صاحب کا۔ جب میں فلور آپ کو نہیں دے رہی، راجہ صاحب آپ کو پارلیمنٹری آداب کا پتہ ہے جب میں نے کہہ دیا ہے ابھی میں آپ کو فلور نہیں دے رہی آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں جی۔ سید بابر علی شاہ صاحب، جب میں آپ کو فلور دونگی آپ بات کریں۔ سید بابر علی شاہ صاحب۔

Syed Babar Ali Shah: Madam, I want to explain to you that after the promulgation of the Ordinance which enabled the Banking Council to release the lists of the people who were in default

regarding the repayment of loans for more than a year and who also had the loans written off to an amount exceeding one million. The Banking Council released the names and these names, the lists were prepared by individual banks and organizations that were a part of the Banking Council. The Ministry of Finance had nothing to do with the compilation of these lists. These lists were compiled by the people who were owed the money and the authenticity of this list is the responsibility of the individual organization. We will place in the Library of the Senate a complete list for the information of the members. As my colleague the Minister of Information mentioned we do not have any control over the newspapers. These lists were handed over to the newspapers and according to their own wishes.....

Madam Acting Chairman: Raja Sahib, please take your seat.

Syed Babar Ali Shah: .....And these newspapers published the lists according to their own criterian and according to their own methodology for which we are not at all responsible. So, I will make sure that a complete list, as prepared by these institutions, is placed in the Library which your honourable members could consult for their own satisfaction. The purpose of publishing this list was to ensure that people who were in default and who had made use of the national wealth should not participate in the elections. This was one of the declarations of the present Government.

We had to take this measure because there was no other way that we could convey the information to the Returning Officer. The Election Commission did not want to in any way be involved with this thing. It was the Returning Officer who had to verify the authenticity of the affidavit that each candidate had to offer to the Returning Officer and we thought that the best way would be to make these lists available to the Press so that it could be publicised and the people who were in default could be made aware of it before the elections. So, our real objective was that the elections should be totally transparent. There should be no error in the names and if there is any objection on the part of the people whose lists had appeared.

We will be very happy to bring it to the notice of the Banking Council and have it rectified. We do not have any intention of maligning anybody. The idea is to have transparent elections and I can assure this House that there is no intention on the part of the Government to delay the elections by even one hour. So with your support and with your help I would like to convey it to the members of the House that we do not want to injure the feelings of anybody. Our intention is to have fair and free and transparent elections. Thank you very much.

Madam Acting Chairman: Now, after the statement of the Minister I consider this privilege motion in order so I refer this to the

Committee for the Senators' comments.

تو جی اب کچھ ممبروں کا خیال ہے کہ جی کل اجلاس صبح نہ ہو کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ morning میں نہیں ہو سکتا cabinet میٹنگ ہے تو اب ہاؤس کا census لینا ہے ابھی آپ کے سامنے - سب نے کہا تھا ہونا چاہیئے اب میرے پاس وہ کہہ رہے ہیں کہ کل نہیں ہو سکتا- تو پھر یہی ہے کہ .....

Mr. Muhammad Ali Khan: Madam Chairperson tomorrow there is a Cabinet Meeting and it was requested by the Minister Incharge that they should have a session in the evening but day after tomorrow there is another holiday because of Eid Melad-un-Nabi. I personally feel that most of the Members would be leaving tomorrow morning so it would not be possible for them to come and attend the session tomorrow evening; there will be hardly any quorum. So, I request that we hold this session on Wednesday and Thursday.

Madam Acting Chairman: So, the House is adjourned to meet again on Wednesday at 10.00 a.m.

[The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Wednesday, the 1st of September, 1993].

PCPPI—339 (96) Senate—14-3-96—180.